ارتحال

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب

انتقالِ شیخِ عالی جاہ عبدالحقؒ کا   تذکرہ جب مجلسِ احباب میں ہونے لگا
فرطِ غم سے بے تحاشہ ہر بشر رونے لگا   دفعتاً اک مردِ حق آگاہ نے آکر کہا

تم یہاں پر بیٹھ کر اے غافلو روتے ہو کیا
شیخ عبدالحقؒ تو جنّت میں جا داخل ہُوا

ذکر پھر جب آپکے اوصاف کا ہونے لگا   ہر کسی نے اپنا اپنا عندیہ ظاہر کیا
آپ کو خضرِ ہدایت کوئی بتلانے لگا   اور کسی نے پیرِ کامل عالمِ جیّد کہا

کوئی کہتا تھا فقیہہ و محرمِ عرفانِ حق
کوئی بتلاتا تھا مردِ صالح و برہانِ حق

کوئی بولا آپ تھے گنجینۂ رشد و ہدیٰ   معدنِ جود و سخا و مخزنِ صدق و صفا
کوئی بولا حق پرست و حق نگر حق آشنا   عارفِ کامل کسی نے سربکف غازی کہا

مختصر قصہ نشانِ عالمِ ماضی تھے آپ
حکمت و حکمِ قضا و قدر پر راضی تھے آپ

آپ سن اُنّیس سو ستّر ۱۹۷۰ میں ایم این اے بنے   سن ستتر میں دوبارہ منتخب ممبر ہوئے
سن پچاسی ۸۵ میں بھی جبکہ آپ کچھ بیمار تھے   چارپائی پر ہی ممبر بن گئے لیٹے ہوئے

آپ کا مقبول تھا کیسا عوامی رابطہ
آپکے در تک کھلا تھا ہر کسی کا راستہ

ہے نشانی آپ کی حقانیہ دارالعلوم   مچ رہی ہے جس کے نظم و ضبط کی عالم میں دھوم
علم والوں کا یہاں ہر وقت رہتا ہے ہجوم   اس جگہ آتی ہیں رحمت کی گھٹائیں جھوم جھوم

حق تعالےٰ نے کیا مدرسہ ایسا پسند
بن گیا یہ ثانیِ دارالعلوم دیوبند

علم اور دیں کے ہی حلقوں میں نہ تھا ان کا اثر — عہدِ حاضر کی سیاست پر بھی تھی ان کی نظر
خدمتِ دیں کے لیے روز و شب و شام و سحر — مستعد پائے گئے ہر وقت بے خوف و خطر
عالمی شہرت کے لاریب و گماں حامل تھے آپ
واقعی ایل ایل ڈی اعزاز کے قابل تھے آپ

آپ فرماتے تھے گرچہ ہوں بیسرو ناتواں — دین کی خاطر مجھے لے چلو چاہو جہاں
راہِ دیں میں کام آ جائیں جو میرے جسم و جاں — دونوں عالم میں یقیناً ہو گیا میں کامراں
حبذا کیسے سعادت مند و خوش قسمت تھے آپ
عہدِ حاضر میں خدائے پاک کی نعمت تھے آپ

ممبری کے دور میں جو خدمتیں انجام دیں — عہدِ حاضر میں مثال اس کی نہیں ملتی کہیں
یورشِ بطلان سے زنہار گھبرائے نہیں — بے جھجک ایوان میں آیاتِ قرآنی پڑھیں
قولِ قال اللہ سے ایواں سجا کر رکھ دیا
برق بن کر خرمنِ باطل جلا کر رکھ دیا

کس طرح سے ہو احاطہ آپ کے اوصاف کا — چہرۂ انور تھا پر تو شیشۂ شفاف کا
خلقِ اعلیٰ تھا نمونہ ہو بہو اسلاف کا — تھا بہت مضبوط ان سے سلسلہ احناف کا
وارثِ علمِ رسالت، پیکرِ ایثار تھے
منطقی عالم مفسر صاحبِ اسرار تھے

آپ کے دم سے چڑھی پروان تحریکِ جہاد — ہر جگہ ہوتے چلے جاتے ہیں غازی بامراد
ہر جگہ پر ہو رہا ہے سرخ لشکر نامراد — اتحادِ غازیاں شیر مرداں شاد باد
روس اب ہر سو شکستِ فاش سے دوچار ہے
بدحواسی میں نجیب اللہ کی سرکار ہے

مسلکِ احناف کو بالا کیا "الحق" نے — منہ دروغ و کذب کا کالا کیا "الحق" نے
بند منہ مرزائیت کا کر دیا "الحق" نے — شیعیت کے بھی دیے چھکے چھڑا "الحق" نے
مغربی تہذیب کا چاک پردہ کر دیا
ہر فریبی صاف چہرا ہے میں ننگا کر دیا

جو مجاہد لڑ رہے ہیں خطۂ افغان میں — مر رہے ہیں، مارتے ہیں جنگ کے میدان میں
ذالکم خیر لکم آیا ہے جن کی شان میں — ہو رہی ہے جس سے پیدا تازگی ایمان میں
یہ سراسر آپ کے اخلاص کا فیضان ہے
کفر ہے مغلوب، غالب قوتِ ایمان ہے

جانشینی کا شرف پایا سمیع الحق نے　　مستحق ہیں درحقیقت آپ ہی اس حق کے
آپ نے بھی طے کیے ہیں باپ جیسے مرحلے　　زندگی گزری ہے مشفق باپ کے سایہ تلے

آپ میں پایا گیا عزمِ جواں مرحوم کا
اس لیے لیں گے اٹھا بارِ گراں مرحوم کا

آپ نے دیں جو نفاذِ شرع میں قربانیاں　　تاقیامت یاد رکھیں گے انہیں پیر و جواں
مجمعِ ایواں میں دیتے رہے کلمہ گراں　　اس طرح جاری رہیں تبلیغ کی سرگرمیاں

عزم و ہمت کا دھنی جب قافلہ سالار ہو
قوم کا سرور بھلا پھر کیوں نہ بیڑا پار ہو

جناب سرور میواتی لاہور

از جناب سراج الاسلام صاحب سراجؔ
اکوڑہ خٹک

حدیثِ یار کے آئینہ دار عبدالحقؒ

تھے نازِ شہر، تو فخرِ دیار عبدالحقؒ
دیارِ علم کے تھے تاجدار عبدالحقؒ

اکوڑہ آ کے جو حقانیہ کو دیکھے گا　　سمجھ ہی جائے گا باغ و بہار عبدالحقؒ
موحدوں کو گلوں کی سی تازگی بخشی　　ملاحدوں کے تھے آنکھوں میں خار عبدالحقؒ
کمالِ عجز و فقر نے بنا دیا تھا، شاہ　　وگرنہ شہر میں تو ہیں ہزار عبدالحقؒ
ہزار باتیں ہیں مقصد کی ان سے وابستہ　　زباں پہ اس لیے ہے بار بار عبدالحقؒ
کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا، ان کو چیں بجبیں　　حدیثِ یار کے آئینہ دار عبدالحقؒ
حرص نے کتنے ہی دستار روند ڈالے ہیں　　نہیں ہوتے کبھی اس کے شکار عبدالحقؒ
نبیؐ کے نامِ گرامی کی قدر کرتے تھے　　اسی حوالے سے ہیں نامدار عبدالحقؒ

سراجؔ کو ہے یقیں، وارثِ پیمبر تھے
رہیں گے خلد میں بھی شہسوار عبدالحقؒ